© rasailojaraid.com

به عالمِ پاک کرد رحلت رئیس احرار افضل حق
که بندهٔ بود پاک گفتار، پاک کردار، پاک طینت
زہے امیر فقیر سیرت کہ ہمنوا بود با گدایاں،
خوشا فقیرے بلند ہمت کہ با شہاں داشتہ رقابت
چہ غمگسارے کہ یک حدیثش ربودہ غم از دلِ رفیقاں
چہ ہم صفیرے کہ یک نوائش بہ ہمرہاں داد درس ہمت
چہ نکتہ دانے کہ خامۂ او نگاشتہ حرفِ زندگی را
بہ دل نشیں طرزِ خوشش بیانی بہ خوش تریں شیوۂ فصاحت
وداع جاں کرد و در ستائش چو فکرِ سال وفات کردند
ندائے از غیب آمدہ۔ آہ امام احرار کرد رحلت

۱۳۶۰ ھ

(صوفی غلام مصطفےٰ تبسم)

خمخانۂ احرار

یہ نظم مولانا ظفر علی خاںؒ نے مفکرِ احرار چودھری افضل حق کی وفات پر لکھی تھی۔

رونقِ کاشانۂ ابرار افضل حق سے تھی
مستیٔ خمخانۂ احرار افضل حق سے تھی

اک کرشمہ تھا یہ اُس کی ہمتِ مردانہ کا
لرزہ بر اندام اگر سرکار افضل حق سے تھی

ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے وادیٔ کشمیر کا
کامیاب احرار کی یلغار افضل حق سے تھی

ہے گواہ اس پر کتابِ زندگی کی سطر سطر
شوخیٔ و رنگینیٔ افکار افضل حق سے تھی

اُس کی مرگِ ناگہاں گھر کو نہ لے بیٹھے کہیں
کیونکہ پشتیبانیٔ دیوار افضل حق سے تھی

افضل نہیں اربابِ وطن میں

ساحر لدھیانوی

مت سوچ کہ افضل نہیں اربابِ وطن میں
یہ دیکھ فضا شعلہ فشاں ہے کہ نہیں ہے

جو آگ سلگتی رہی اُس شیر کے دل میں
اُس آگ سے ہر روح تپاں ہے کہ نہیں ہے

بیزار غلامی سے ہیں روحیں کہ نہیں ہیں
سرکش سا ہر اک پیر و جواں ہے کہ نہیں ہے

بجلی سی ہر اک ذہن کے آئینہ میں رقصاں
شعلہ سا ہر اک دل میں نہاں ہے کہ نہیں ہے

پھیلے ہوئے طبقات کی بڑھتی ہوئی تنظیم
آزادیٔ عالم کا نشاں ہے کہ نہیں ہے

جس دیس میں سانسوں پہ بھی تعزیر تھی اک دن
وہ شعلہ و صرصر کا جہاں ہے کہ نہیں ہے

بیدار جوانوں کی نگاہوں کا تمسک
[illegible]

© rasailojaraid.com